



## سوال

(37) توکل کی حقیقت

### جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر توکل کے یہ معنی نہیں کہ تیرا کی جانے بغیر آپ سونگ پول میں پھلانگ لگا دیں یا مشق کئے بغیر کسی گیم میں حصہ لے کر اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال دیں۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ توکل کی حقیقت کیا ہے۔؟ امید ہے مستفید فرما کر شکر یہ کا موقعہ بخشیں گے!

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!  
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

توکل علی اللہ کا معنی یہ ہے کہ کام کو اللہ تعالیٰ ا وعدہ کے سپرد کر دیا جائے۔ بلکہ یہ واجب ہی نہیں بلکہ ایمان کا ایک اہم اصول ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ ۲۳ ..... سورة المائدة

"اور اللہ پر ہی توکل رکھو بشرط یہ کہ صاحب ایمان ہو"

مطلوب و مقصود کے حصول کے لئے توکل ایک طاقتور معنوی سبب ہے لیکن مومن کو چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ ساتھ دیگر ممکن اسباب کو بھی اختیار کرے خواہ ان کا تعلق عبادات سے ہو مثلاً دعاء نماز صدقہ اور صلہ رحمی وغیرہ یا ان کا تعلق مادیات سے ہو کہ قوانین فطرت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ان اسباب کو مسببات کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جیسا کہ ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے۔ جنہیں سائل نے اپنے استفتاء میں ذکر کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کا بھی یہی تقاضا ہے۔ کہ آپ سب سے بہترین متوکل تھے۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر کمال درجے کے توکل کے ساتھ ساتھ دیگر مناسب اسباب کو بھی اختیار فرمایا کرتے تھے۔ پس جو شخص دستیابی کے باوجود دیگر اسباب کو ترک کر دے۔ اور محض توکل پر اکتفاء کرے تو اس کا یہ عمل رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مخالف ہے۔ اور اس کے عمل کو شرعی توکل کی بجائے عاجزی یا کم ہستی کہا جائے گا۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم



مجلس البحث الإسلامي  
مفتی